سوال

(220) قربانی کا جانور بائیں ہاتھ سے ذبح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کے جانور کو بائیں ہاتھ سے ذبح کرنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چند کاموں کو چھوڑ کر اکثر امور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

(کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبه التیمن فی تنعله وترجله وطهوره وفی شأن کله) (بخاری، الوضوء، التیمن فی الوضوء والغسل، ح: 168)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتدا کرنے کو پسند کیا کرتے تھے۔''

امام نووی رحمة اللہ علیہ نے ریاض الصالحین میں ایک باب استحباب تقدیم الیمین فی کل ما ہو من باب التکرم (ہر باعزت کام میں دائیں کو مقدم کرنا مستحب ہے) قائم کیا ہے۔ جس سے مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ فی شأن کلہ کی وضاحت ہوتی ہے۔ مثلاً وضو، غسل اور تیمم کرنے، کپڑے، جوتے، موزے اور شلوار پہننے، مسجد میں داخل ہونے، مسواک کرنے، سرمہ لگانے، ناخن کاٹنے، مونچھیں کترنے، بغل کے بال اکھیڑنے، سر کے بال مونڈھنے، نماز کا سلام پھیرنے، کھانے پینے، مصافحہ کرنے، حجر اسود کو چومنے، بیت الخلاء سے نکلنے، کوئی چیز لینے دینے اور اس کے علاوہ اس قسم کے دوسرے کاموں میں دائیں طرف کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس دوسرے کاموں میں بائیں ہاتھ پاؤں کو مقدم کرنا مستحب ہے۔ ناک صاف کرنا، بائیں طرف تھوکنا، بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے نکلنا، موزے، جوتے، شلوار اور کپڑے اتارنا، استنجا کرنا، صفائی اور اس قسم کے کام کرنا۔ فی شان کلہ اور مذکورہ بالا وضاحت کو سامنے رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کرنے اور بالخصوص قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت دایاں ہاتھ ہی استعمال کرنا چاہیے، جو کہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ البتہ دوسرے ہاتھ کو مدد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چھری وغیرہ دائیں ہاتھ میں ہی پکڑ کر جانور کو ذبح کیا جانا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قربانی کے احکام ومسائل، صفحہ:500

محدث فتویٰ